ماہنامہ

لجنہ اماءاللہ جرمنی کا ترجمان

خدیجہ

جرمنی

مدیرہ:۔صبیحہ محمود

جلد نمبر 15 ماہ اخاء۔1391 ہجری شمسی بمطابق اکتوبر 2012ء شمارہ نمبر: 1

زیرِ نگرانی:۔نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی: محترمہ امۃ الحیٔ احمد صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:۔محترمہ ڈاکٹر امۃ الرقیب ناصرہ صاحبہ۔ معاونات۔درثمین احمد صاحبہ۔نداء السفر ملیحہ صاحبہ

القرآن الحکیم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَO

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (سورۃ حٰم السجدۃ، آیت 34)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس بُرائی کے کرنیوالے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنۃ اوسیئۃ۔ازحدیقۃ الصالحین حدیث نمبر ۳۳۶ صفحہ نمبر ۳۷۶)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خادمِ دین ہی ہماری دُعاؤں کا مستحق ہے:۔تائیدِ حق پر اگر کوئی قلم اُٹھائے یا کوشش کرے تو حضورؑ بڑی قدر کرتے تھے۔اس بارہ میں فرمایا:''اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اُس سے پیار کریں اور ہماری دُعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وُہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وُہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیّت رکھتا ہے۔بار ہا قَسم کھا کر فرمایا کہ ہم ہر ایک شَے سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچّے ہوں، دوست ہوں۔سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۱)

درازیٔ عمر:۔ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو۔لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہوں نے کبھی اس اصول اور طریق پر غور کی ہو جس سے انسان کی عمر دراز ہو۔قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے۔وَاَمَّامَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ (الرعد:۱۸) یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں۔اُن کی عُمر دراز ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو درازیٔ عمر کا وعدہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہیں، حالانکہ شریعت کے ۲ پہلو ہیں۔اوّل خدا تعالیٰ کی عبادت، دوسرے بنی نوع سے ہمدردی۔لیکن یہاں یہ پہلو اس لیے اختیار کیا ہے کہ کامل عابد وہی ہوتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ پہلے پہلو میں اوّل مرتبہ خدا تعالیٰ کی محبت اور توحید کا ہے۔اس میں انسان کا فرض ہے کہ دُوسروں کو نفع پہنچائے۔اور اس کی صورت یہ ہے۔اُن کو خدا کی محبت پیدا کرنے اور اس کی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے جیسا کہ وَتَوَا صَوْا بِالْحَقِّ (العصر:۴) سے پایا جاتا ہے۔انسان بعض وقت خود ایک امر کو سمجھ لیتا ہے،لیکن دوسرے کو سمجھانے پر قادر نہیں ہوتا۔ اس لیے اُس کو چاہیے کہ محنت اور کوشش کر کے دُوسروں کو بھی فائدہ پہنچادے۔ ہمدردیٔ خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچاسکے تاکہ عُمر دراز ہو۔وَاَمَّامَا یَنْفَعُ النَّاسَ (الرعد:۱۸) کے مقابل پر ایک دُوسری آیت ہے جو دراصل اس وسوسہ کا جواب ہے کہ عابد کے مقابل نفع رساں کی عُمر زیادہ ہوتی ہے اور عابد کی کیوں نہیں ہوتی؟ اگرچہ مَیں نے بتایا ہے کہ کامل عابد وہی ہوسکتا ہے، جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے لیکن اِس آیت میں اور بھی صراحت ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُ کُمْ. (الفرقان:۷۸) یعنی ان لوگوں کو کہہ دو۔کہ اگر تم لوگ ربّ کو نہ پکارو تو میرا ربّ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یُوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پرواہ کرتا ہے۔وہ عابد زاہد جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ بنوں اور جنگلوں میں رہتے اور تارک الدنیا تھے۔ ہمارے نزدیک وُہ بودے اور کمزور تھے۔ کیونکہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اس حد تک پہنچ جاوے کہ اللہ اور اس کے رسُول کی کامل معرفت ہو جاوے وہ کبھی خاموش رہ سکتا ہی نہیں۔وہ اس ذوق اور لذّت سے سرشار ہو کر دُوسروں کو اس سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔ (ملفوظات جلد دوم۔صفحہ ۲۲۱)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:۔

''عورتوں اور لڑکیوں کو ہی اپنے صنف والوں کو تبلیغ کرنی چاہیے۔لڑکیاں لڑکیوں کو تبلیغ کریں۔اور لڑکے لڑکوں کو کریں۔اس تبلیغ کے لئے آپ مزید راستے تلاش کریں۔آپ یہاں آزاد ہیں۔خدّام الاحمدیہ کی رپورٹ آتی ہے کہ اتنے لاکھ لیفلٹ تقسیم ہوگئے۔لجنہ کی طرف سے کبھی اتنی تفصیلی رپورٹ نہیں آتی کہ اتنے لاکھ لیفلٹ لجنہ نے تقسیم کئے۔حالانکہ عورتیں عورتوں میں تبلیغ کرسکتی ہیں۔ یہاں اپنی آزادی کا استعمال کریں۔اور بعض کرتی بھی ہیں لیکن جس وسعت سے عورتوں کے ذریعے عورتوں میں تبلیغ ہونی چاہیے وہ نہیں ہوتی۔ پس اپنی ترجیحات کو یہاں بدلنا ہوگا......آج دنیا کو آپ کی تلاش ہے۔دُنیا بھٹک رہی ہے۔ جہاں مردوں کو تبلیغ کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کودنے کی ضرورت ہے۔وہاں عورتوں کو بھی اپنی صلاحیتوں کو اس میدان میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔......عورتوں کی تبلیغ میں دلچسپی سے مردوں میں بھی مزید دلچسپی پیدا ہوگی، اور یہاں جبکہ اس قوم کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہورہی ہے۔تو آپ ہی ہیں جو حقیقی اسلام کی تعلیم بتا کر ان کے لئے فائدہ کا موجب بن سکتی ہیں، راہنمائی کا موجب بن سکتی ہیں''۔ (خطاب بر موقع جلسہ گاہ مستورات۔جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2012ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رپورٹ برائے تقسیم پمفلٹ جولائی تا ستمبر 2012ء

امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء کے موقع پر لجنہ اماءاللہ جرمنی سے ایک ایسا راہِ راست دکھانے والا خطاب کیا جس میں تبلیغ کی ضرورت واہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔''جس طرح تبلیغ ہونی چاہئے ویسے نہیں ہو رہی ہے اور آج دُنیا کو آپ کی تلاش ہے دُنیا بھٹک رہی ہے......۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو لیفلٹ کی تقسیم میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔لیفلٹ کی تقسیم میں خدّام الاحمدیہ کی تنظیم نے بھرپور کامیابی حاصل کی ہے۔لجنہ اماءاللہ کو بھی نئے راستے ڈھونڈنے چاہئیں اور اس نئے کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔

ہمارے پیارے امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے 30 شہروں اور ریجنز کو 3000 سے زائد فلائر تقسیم کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا ہے۔جس میں شامل تمام شہروں اور ریجنز کی جولائی تا ستمبر 2012ء کی سہ ماہی کے دوران تبلیغ کی میٹنگ منعقد کی گئی۔اس میٹنگ کا مقصد ایک ایسا لائحہ عمل تیار کرنا تھا جو شہروں اور ریجن میں تبلیغ کے کام کو آگے بڑھائے۔ نیز ہر سٹی سیکرٹری تبلیغ کو کم از کم 100 فلائر اپنے شہر میں تقسیم کرنے کی تلقین کی گئی۔

اسی طرح ماہِ رمضان میں تقریباً تمام شہروں میں گفتگو کی ایک شام منعقد کی گئی۔جس میں لجنہ کو یہ موقع ملا کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں موجود عورتوں میں اس فلائر کو تقسیم کرسکیں۔

موصول شدہ پہلی رپورٹ کے مطابق الحمد للہ بہت سے شہروں میں 100 سے کہیں زیادہ فلائر تقسیم کئے گئے۔

ماہِ ستمبر کے آخر میں شعبہ تبلیغ انشاءاللہ ہر حلقہ جات، سٹی اور ریجن کی تفصیلی رپورٹ وصول کرے گی جس کے بعد تقسیم شدہ فلائر کی تعداد اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی کامیابی کے بارے میں حتمی رپورٹ شائع کی جائے گی۔انشاءاللہ۔

دُعاؤں کی درخواست کے ساتھ۔شعبہ تبلیغ لجنہ اماءاللہ جرمنی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمعِ رخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

یَأتِیکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ۔

استقبالیہ رپورٹ وقیام حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر جس جلسہ کی بنیادی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی اس جلسہ کی صحیح غرض وغائیت دراصل جماعتِ احمدیہ کی تعلیم وتربیت کرنا، دینی علوم سے بہرہ ور ہونا اور اس روحانی ماحول میں دنیا سے دور رہ کر آسمانی برکتوں اور فضلوں کا وارث ٹھہرنا اور اپنے تئیں آئندہ کے لئے نیکی، تقویٰ اور روحانیت سے بھرپور زندگی گزارنے کے لئے تیار کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جاری کردہ بابرکت سلسلہ جلسہ ہائے سالانہ کا نظام وسیع ترین ہوکر اب اکنافِ عالم میں پھیل چکا ہے۔اسلام واحمدیت کے پروانے ہرسمت سے اُڑ اُڑ کر محبتوں اور اخوّتوں سے بھرپور ان جلسوں کی رونق کو بڑھاتے ہیں۔امام مہدی مسیحِ وقت کے جانشین خلیفہ کی بانفسِ مطہر شمولیت ان جلسوں میں شامل احمدی نفوس کے ایمان کو تازگی بخشتے ہوئے تشنہ روحوں کو سیراب کرتے ہوئے نئے ولولے پیدا کرتی اور جوشِ ایمانی میں بڑھاتی ہوئی ایک بار پھر سے ''جان ومال وآبرو حاضر ہیں تیری راہ میں'' کے وعدوں کا اعادہ کرواتے ہوئے برکتیں اور شفقتیں نچھاور کرتی ہے۔

اس سال یورپ کے جلسوں کا دور شروع ہوا تو ہم لجنہ فرینکفرٹ اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی جرمنی میں آمد کی خبر پاتے ہی دن رات ان آنے والے روحانی ایام کی برکتوں کو سمیٹنے اور خدائی خلافت کے سچے عاشقوں کی میزبانی کی تیاریوں میں مصروفِ عمل ہوگئیں پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ زیرِ لب دعاؤں سے غیب سے تائیداتِ خداوندی اور فتح وظفر کے لئے مناجات جاری رہیں۔بیت السبوح کے ماحول میں تیاریوں کی خوشیوں بھری فضا چھا گئی خوبصورت پھولوں سے کیاریاں اور گملے سج گئے۔

لجنہ اماء اللہ فرینکفرٹ بھی اپنی ان تیاریوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرگرم رہی۔حضور اقدس ایدہ اللہ کے استقبال کے لیے استقبالیہ ترانوں ونظموں کی تیاری کی گئی۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم جونہی سرزمینِ جرمنی کو اعزاز بخشتے ہیں، پوری جماعت کے افراد کے دلوں میں ایک عجیب خوشی، روحانی سرور اور ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اسے بیان کرنا مشکل ہے۔22 مئی 2012 کے روز فرینکفرٹ بیت السبوح کے سجے ہوئے خوبصورت احاطہ میں احباب وخواتین بچے وبچیاں استقبال کے لئے جمع ہو رہے تھے۔محترمہ نیشنل صدر صاحبہ، نیشنل عاملہ ممبرات، فرینکفرٹ سٹی عاملہ ممرات اور صدرات حلقہ جات فرینکفرٹ سب اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے چشم براہ تھیں۔موسم بھی گرم تھا۔قطار در قطار مختلف جگہوں پر ایک بہت بڑی تعداد میں استقبال کے لئے کھڑے افرادِ جماعت کا نظارہ دیدنی تھا۔گویا

؎ لہر در لہر لبیک کہتے ہوئے
فرض وایماں کی مستی میں بہتے ہوئے
سب چلے آئے ہیں، ہم چلے آئے ہیں

جونہی حضور پرنور ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ کا بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورودِ مسعود ہوا خوشیوں سے بھری فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔پرجوش نعروں اور خیر مقدمی کلمات نے ایک سماں باندھ دیا۔ناصرات اور سٹوڈنٹ لجنہ نے جرمنی کے جھنڈے کے کالے پیلے سرخ رنگوں کے دوپٹے اوڑھے ہوئے، انہی رنگوں کے پھولوں سے تیار کردہ خوبصورت دائروں کی شکل میں کراؤن اور جھنڈیاں ہوا میں لہراتے ہوئے خوبصورت اردو جرمن پنجابی نظموں سے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔بچیوں کے استقبالیہ دائرے کے سامنے حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے مسکراتے ہوئے شفقتیں بکھیرتے ہوئے اپنا مبارک ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور احباب کی طرف تشریف لے گئے۔حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا نے گاڑی میں بیٹھے ہوئے خواتین کے استقبال کا ہاتھ ہلاتے ہوئے جواب دیا۔حضرت آپا جان مدظلہا العالی کے گاڑی سے باہر تشریف لاتے ہی محترمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ جرمنی، محترمہ امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نائب صدر لجنہ جرمنی وخاکسار صفیہ چیمہ سٹی صدر فرینکفرٹ نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ حضور انور بخیریت بحفاظتِ خداوندی منزل مقصود پر قدم رنجہ فرما ہوئے۔ہمارے بیت السبوح کی رونق کو چار چاند لگ گئے خوبصورت برکتوں بھرا گہما گہمی کا ماحول سب کو ایک روحانی رنگ میں پروئے جا رہا تھا۔الحمدللہ۔جن ایام میں ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ اور ہماری پیاری آپا جان مدظلہا اللہ تعالیٰ کے روحانی بابرکت وجود ہم سب کے درمیان رونق افروز رہے اور ہم سب نے فرداً فرداً اور اجتماعی ان لمحات کی برکات کو سمیٹا اور نور کی ان روشنیوں کو بیت السبوح کے در ودیوار نے اپنے اندر جذب کیا۔

ہم سب کو خدا تعالیٰ کے انتہائی فضلوں سے جس زاویے سے جس راہ سے بھی خدمت کی توفیق ملی یہ صرف اور صرف اس ذاتِ باری کا خاص فضل واحسان ہے ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کی وہ سرسبز شاخیں ہیں جو خدمت دین سے سرشار لہلہاتی ہوئی اپنے ذمہ خدمات کو انجام دینے میں مصروف ہیں۔خدائے بزرگ وبرتر ہم سب کی اجتماعی وانفرادی خدمات کو اپنی جناب سے قبول فرمائے اور ہمیں خدمات دین کے جذبے سے ہمیشہ سرشار رکھے اور ہم سب اپنے پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور احمدیت کے سرسبز وشاداب بڑھتے ہوئے پودے کی آبیاری میں اپنا حصہ ڈالنے والی بنیں خدا تعالیٰ ہمیں اس کی اپنے فضل وکرم سے توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔آمین

ہمیں خوشی ہے کہ فرینکفرٹ سٹی کے تیار کردہ یہ استقبالیہ خوبصورت کراؤن سب کو بہت پسند آئے محترمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ہدایت پر جلسہ گاہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ کے پرچم کشائی کے موقع پر ناصرات کے ہاتھوں میں پکڑے بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔جنہیں ایم ٹی اے نے محفوظ کیا۔الحمدللہ

ان بابرکت ایام میں بیت السبوح میں شعبہ سیکورٹی، ڈسپلن، نظافت، ضیافت کے شعبہ جات خدمت مہمانان کے لئے رواں دواں رہے۔فجر کی نماز سے پہلے سیکورٹی کی ڈیوٹی شروع ہوکر عشاء کی نمازوں کے بعد تک جاری رہتی۔الحمدللہ کہ ممبرات فرینکفرٹ نے اپنی اس ذمہ داری کو نہایت جانفشانی سے ادا کیا جہاں کمزوری یا کمی نظر آتی رہی محترمہ مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی براہ راست رہنمائی اور ہدایت سے ممبرات کو مطلع کیا جاتا رہا۔

حضور اقدس ایدہ اللہ کی بابرکت موجودگی میں بیت السبوح میں مختلف پروگرام منعقد ہوئے۔جن میں پیارے آقا نے ازراہِ شفقت بنفسِ نفیس شمولیت فرمائی۔کثیر تعداد میں بیت السبوح میں نماز جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا، واقفینِ نو بچوں وواقفاتِ نو کے پروگرام جن میں جرمنی بھر سے شمولیت کی گئی۔اس خوشی کے موقع پر بچوں کے والدین کی ہمراہی نے رونق کو بڑھایا۔ماشاء اللہ چار شادیوں کے پروگرامز میں حضور اقدس ایدہ اللہ وحضرت آپا جان مدظلہا العالی کی بابرکت شمولیت نے مہمانانِ شادی کی خوشیوں کو چار چاند لگا دیئے۔اٹھارہ نکاح پڑھانے کے بابرکت پروگرام میں شامل افراد خانہ کی ایک بڑی تعداد بیت السبوح میں موجود تھی۔بچوں اور بچیوں کی آمین کے تین قسطوں میں پروگرام پر افرادِ خاندان کی شمولیت سے مساجد میں گہما گہمی رہی۔نماز جنازہ حاضر وغائب میں سوگوار فیملیز کی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی رہی۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کے دوران بیت السبوح میں حضور اقدس سے ملاقات کے لئے آنے والے خاندانوں کا تانتا بندھا رہا۔الحمدللہ۔جہاں پیارے آقا نے بے شمار احمدی خاندانوں کو شرفِ ملاقات بخشا، وہاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی احمدی خواتین وبچیّوں سے ملاقات کی، بہت پیارے ماحول میں گفت وشنید جاری رہی آپ انہیں بہت پیاری مفید نصائح سے نوازتی رہیں۔خوش ہوکر، کھڑے ہوکر ہر ایک سے ملتیں تو پانے والا بہت کچھ پا کر لوٹتا۔پھر فرینکفرٹ مرکز کی بے حد خوش قسمتی کہ حضور اقدس کا بابرکت قیام یہاں زیادہ رہا۔فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کی ممبرات نے حضور اقدس کے یہاں قیام سے خوب خوب روحانی لطف اٹھایا، مسجد نمازیوں سے پُر رہی۔''بیت السبوح'' کے صبح وشام روحانی فضاؤں سے معطّر رہے۔حضرت آپا جان صاحبہ نے انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ لجنہ اور ناصرات کو اجتماعی ملاقاتوں کا شرف بھی بخشا۔اجتماعی ملاقاتوں کے لئے محترمہ آپا جان صاحبہ لجنہ بیت السبوح میں شام ۷ سے ۹ بجے تک تشریف فرما ہوتی رہیں۔فرینکفرٹ کی لجنہ وناصرات کو اپنی محبتوں اور شفقتوں سے ایسا نوازا کہ وہ جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔پوری لجنہ مسجد میں سفید چادر بچھا دی جاتی جس سے روحانی ماحول بہت خوبصورت ہو جاتا۔ان ملاقاتوں کی یاد ہمارا قیمتی سرمایہ ہے اور حضرت آپا جان صاحبہ کی قیمتی نصائح ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔لجنہ اور ناصرات نے محترمہ آپا جان صاحبہ سے مجلسوں میں راہنمائی لیتے ہوئے مختلف سوالات کئے جن کے حضرت آپا جان صاحبہ نے ازراہِ شفقت جوابات سے نوازا۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت آپا جان صاحبہ نے کثرت سے ذکر الٰہی کرنے اور دعائیں کرتے رہنے کی تاکید فرمائی۔آپ نے بچیوں کو پردے کے بارے میں نصائح فرمائیں اور ماؤں کو نصیحت کی کہ بہت زیادہ سختی اور حد سے زیادہ آزادی دونوں غلط ہیں۔آپ نے لجنہ اور ناصرات سے فرمایا کہ ''وہ ایک ڈائری بنائیں اور حضور اقدس کے خطبات کو غور سے سنا کریں، خطبے کے دوران جو بات بہت اچھی لگے اس کو نوٹ کرلیں۔پھر اس طرح ہم یاد رکھ سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو بھی بتا سکتے ہیں کہ ہم نے خود یہ سنا ہے''ایک خاتون کے سوال پر آپ نے فرمایا کہ ''رشتے کے معاملے میں لڑکا اور لڑکی کی رضامندی، شرح صدر اور استخارہ بے حد فائدہ مند اور سنّتِ رسول ﷺ ہے۔دعا کے ساتھ ساتھ ظاہری حالات بھی موافق ہونے چاہئیں''۔آپ نے فرمایا کہ ''گھروں کے امن اور سکون کے لئے باہمی محبت اور احترام کی بے حد ضرورت ہے۔ساس، بہو، خاوند، بیوی، اور سب رشتے داروں میں محبت واحترام، قوتِ ضبط، وسیع حوصلہ ہونا بیحد ضروری ہے بچیاں باوقار طریقہ سے، ہمدردی اور خدمت سے گھروں میں قربانی دیں اور مائیں بھی''۔

ان سب پروگراموں کے دوران سیکورٹی، نظم وضبط، حضور اقدس ایدہ اللہ کے ساتھ مہمانوں کی ملاقات کا انتظام، ضیافت ونظافت کا اہتمام ومہمانان بیرون از جرمنی کے وفود کی دیکھ بھال کے شعبہ جات...... (بقیہ صفحہ ۴ پر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مضمون نویسی کا فن اور اسکی اہمیت

(قسط نمبر 1)

(درثمین احمد جماعت۔Badmarienberg)

دلوں کو متأثر اور مسحور وہی بات کرتی ہے، جسمیں دو خوبیاں پائی جاتی ہوں حسنِ مضمون اور حسنِ بیان۔قرآنِ کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں یہ دونوں خوبیاں بکمال درجہ پائی جاتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس کلام نے سنگ دلوں کو موم کر کے رکھ دیا۔اس کلامِ الٰہی کو اس کی اصل نفاست وسلاست اور اصل حکمت کے ساتھ بیان کیا جائے تو یہ دلوں کو مسحور اور ذہنوں کو متأثر کرے گا۔قرآنِ کریم میں اس بارے میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اَلرَّحۡمٰنُ o عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ o خَلَقَ الۡاِ نۡسَانَ o عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ o ’’وہ رحمان (خدا) ہی ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی۔انسان کو پیدا کیا۔اسے بیان سکھایا‘‘۔(سورۃ الرحمٰن آیت نمبر۲ تا ۵۔ازتفسیرِ صغیر)

’’عربی زبان کا مشہور مقولہ ہے کہ ’’خَیۡرُ الۡکَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ ‘‘یعنی بہترین کلام وہ ہے جس کے الفاظ تھوڑے ہوں لیکن مفہوم میں کوئی کسر باقی نہ رہے..قرآنِ کریم اپنے اسلوب بیان میں اس مقولہ کی صحیح تصویر ہے۔روایات میں آتا ہے کہ ’’ایک مرتبہ ایک بدو ایک چشمہ کے کنارے کھڑا تھا کہ اتنی دیر میں ایک بدوی عورت آئی اور اُس نے چشمہ کے پانی سے اپنا گھڑا بھرا اور پھر اُس بدو کو مخاطب کر کے اپنے گھڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا حَمِّلۡنِیۡ ھٰذَاالظَّرۡفَ بِمَا فِیۡہِ فَلاَ طَاقَۃَلِی بِماَ فِیۡہِ یعنی یہ پانی بھرا گھڑا ذرا مجھے اٹھوادو۔کیونکہ میں اکیلی اِسے اُٹھا نہیں سکتی ...وہ بدو اُس عورت کی فصاحت پر بڑا حیران ہوا اور کہا فَصِیۡحَۃٌ جِدًّا یعنی تو بڑی فصیح اللسان ہے...اس پر وہ عورت کہنے لگی لَا بَلۡ اَفۡصَحُ مِنِّیۡ صَاحِبُ الۡقُرۡآنِ اِذۡجَمَعَ بَیۡنَ اَمۡرَیۡنِ وَنَھۡیَیۡنِ وَخَبۡرَیۡنِ فِیۡ اٰیَۃٍ وَاحِدَۃٍ یعنی مجھ سے زیادہ فصیح اللسان تو صاحب قرآن ہے جس نے ایک ہی آیت میں دو صیغے امر کے، دو صیغے نہی کے اور دو پیشگوئیاں جمع کر دی ہیں اور پھر اس نے سورۃ القصص کی یہ آیت پڑھی ’’وَاَوۡحَیۡنَااِلٰٓی اُمِّ مُوۡسٰٓی اَنۡ اَرۡضِعِیۡہِ 1 ج فَاِذَا خِفۡتِ عَلَیۡہِ فَاَلۡقِیۡہِ 2 فِی الۡیَمِّ وَلَا تَخَافِیۡ 3 وَلَا تَحۡزَنِیۡ 4 اِنَّارَادُّوۡہُ اِلَیۡکِ وَجَاعِلُوۡہُ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ‘‘(القصص آیت نمبر 8)

ترجمہ:اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کے ذریعہ سے حکم دیا کہ تُو اِس بچّہ کو دودھ 1 پلا۔کہ اگر تمہیں اِس بچہ کی جان کا خطرہ لاحق ہو جائے تو اسے دریا 2 برد کر دو اور نہ ڈرنا 3 اور نہ 4 غم کھانا کیونکہ ہم یقیناً اسے تیرے پاس واپس 5 لائیں گے اور نبی 6 بنا کر چھوڑیں گے۔...وہ بدو اس بدوی عورت کی ذہانت وفطانت پر انگشت بدنداں ہو گیا اور گھڑا اٹھا کر اسکے سر پر رکھ دیا۔‘‘(ازعربی ادب کے شہ پارے مصنّفہ مکرم محمد اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ، صفحہ نمبر 72)

پس قرآنِ کریم کی فصاحت وبلاغت ہی اسکا معجزہ نہیں۔ بلکہ اسکا ایجاز واختصار بھی اپنی ذات میں ایک بڑا معجزہ ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے سلطان القلم کے خطاب سے نوازا تھا۔اور آپؑ کی پوری حیاتِ مبارکہ اس بات کی عملی تصویر ہے۔آپؑ فرماتے ہیں’’یہ مقام دارالحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں۔اس لیے ہم کو چاہیے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔مگر یاد رکھو کہ ہماری حرب ان کے ہمرنگ ہو۔جس قسم کے ہتھیار لیکر میدان میں وہ آئے ہیں۔اُسی طرز کے ہتھیار ہم کو لیکر نکلنا چاہئے اور وہ ہتھیار قلم ہے۔یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔اسمیں یہی سرّ ہے کہ زمانہ جنگ وجدل کا نہیں بلکہ قلم کا ہے۔‘‘(ملفوضات جلد اول صفحہ 151)

’’...ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اسکے برگزیدہ نبی ﷺ کی نبوت کے اثبات کے لیے اپنی قلموں کے نیزوں کو تیز کریں۔‘‘ (ملفوضات جلد اول صفحہ 150)

آپؑ اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں’’اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں‘‘۔’’...خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغِ اعتراض سے منزہ ومقدّس کرے۔الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں۔کس قدر بیوقوفی ہوگی کہ ہم ان سے لٹّھم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں‘‘(ملفوضات جلد اول صفحہ 38)

پھر آپؑ مزید فرماتے ہیں۔’’اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے...اُس نے مجھے متوجہ کیا کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔‘‘(ملفوضات جلد اول صفحہ 38)

یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے اس زمانے کا مجاہدہ قلمی جہاد کو قرار دیا۔’’ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدّین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے عرض کیا کہ...کوئی مجاہدہ مجھے بتلائیے۔آپؑ نے فرمایا:’’عیسائیت کے رد میں کوئی کتاب لکھو۔‘‘

تب حضرت مولوی نورالدّین صاحب نے کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہلِ الکتاب دو جلدیں لکھیں۔پھر ایک دفعہ ایسا ہی مولوی صاحب نے حضرت اقدسؑ سے سوال کیا۔حضرتؑ نے فرمایا:’’آریوں کے ردّ میں کتاب لکھو۔‘‘تب مولوی صاحب نے تصدیق براہینِ احمدیہ لکھی اور فرمایا ان دو بڑے مجاہدوں میں مجھے بڑے بڑے فائدے ہوئے۔‘‘

(ملفوضات جلد اول صفحہ 513)

حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا اپنی تحریرات میں اس بات کا ذکر بڑی کثرت سے فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے دو ہی مقاصد بیان ہوئے ہیں۔اول تکمیلِ ہدایت اور دوسری تکمیلِ اشاعت ہدایت۔اور اشاعتِ ہدایت کی تکمیل مسیح موعودؑ کے ذریعہ مقدر ہے(ماخوذ ملفوضات جلد اول صفحہ 385)

اسی غرض کو پورا کرنے کے لیے آپؑ ایسے ذرائع کے استعمال کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔’’ہم چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگ ان دلائل سے باخبر ہوں...میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی اور یعقوب علی صاحب اور چند دوست ایسی کتابیں سوال وجواب کے طور پر تالیف کریں۔جو ہمارے مقاصد کو لیے ہوئے ہوں اور مدرسہ میں رائج کی جاویں۔‘‘(ملفوضات جلد اول صفحہ 387)

آپؑ کی تحریرات کے بغور مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، کہ آپؑ مضامین یا کتب کی تحریر وتالیف کو ہمدردئی خلائق کا ذریعہ اور دماغ کی اچھی ورزش، اور درازئی عمر کا کلیہ وراز قرار دیتے ہیں۔(ماخوذ ملفوضات جلد دوئم صفحہ 221)

آپؑ نے انسانی فطرت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ہر دو قسم کی کتب کی اشاعت کی جانب توجہ کروائی، ایک وہ لوگ جو تعلیم کی تلاش میں ہیں۔ان کے لئے آپؑ نے کشتی نوح کی مثال دی اور وہ جو ثبوت کے متلاشی ہیں۔اور اسکی مثال آپؑ نے نزولِ المسیح سے دی۔‘‘(ماخوذ ملفوضات جلد دوئم صفحہ 307)

’’پھر آپؑ سے ایک صاحب نے حکیم صاحب کی معرفت ناول نویسی کے بارے میں کہا کہ اگر بعض واقعاتِ حقہ کو ناول کے پیرایہ میں بیان کیا جائے تو یہ امر معیوب تو نہیں۔تو آپؑ نے فرمایا’’اسمیں معصیت نہیں ہے مطالب کو سمجھانے کے واسطے ہمیشہ زید وبکر کا ذکر فرضی طور پر رکھ لیتے ہیں خود تعزیرات میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔‘‘

(ملفوضات جلد دوئم صفحہ 517)

آپؑ کی سیرت کے مطالہ سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ آپؑ مضامین لکھوایا کرتے تھے۔ایک روایت میں بیان ہوتا ہے کہ ایک بار آپؑ نے اپنے اصحابؓ سے کہا کہ مذہب کے بارے میں مضمون لکھیں، کہ مذہب کیا ہے اور کامل مذہب کیسا ہونا چاہیے...، بہت مضامین آپکو موصول ہوئے اور بہت دن تک آپؑ مضامین سنتے رہے...اور آخر میں فرمایا’’کہ ہر ایک نے مذہب کے معنی راستہ کے کئے ہیں جبکہ مذہب کے معنی روش کے ہیں۔پس مذہب وہ روش اور طریق رفتار ہے جو انسان اختیار کرے۔‘‘(ماخوذ سیرت المہدی جلد اول حصہ سوئم روایت 546)

پھر ایک اور بات جو کہ آپؑ کی حیاتِ مبارکہ کے مطالعہ سے پتہ لگتی ہے کہ آپؑ اپنی کتابوں کی کاپی اور پروف خود دیکھا کرتے تھے۔اور علماء کو بھی عربی کی کتب پروف کے لیے بھجوایا کرتے تھے۔تا کہ انکی نظر سے بھی آپؑ کی کتب گزر جائیں۔(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اول حصہ سوئم روایت 605)

’’...پھر آپؑ کا یہ طریق نہیں تھا کہ جو عبارت ایک بار لکھی گئی اسکو قائم رکھتے تھے، بلکہ بار بار نظرِ ثانی سے اس میں اصلاح فرماتے رہتے تھے اور بسا اوقات پہلی عبارت کو کاٹ کر اسکی جگہ نئی عبارت لکھ دیتے تھے۔اصلاح کا یہ سلسلہ کتابت اور طباعت کے مراحل میں بھی جاری رہتا تھا...۔‘‘(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوئم روایت 924)

میں نے کوشش کی ہے کہ اس سلطان القلم کی سیرت سے اس بات کو ثابت کرسکوں کہ مضامین اور تحریرات کا بیان کسقدر اہمیت کا حامل ہے۔اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اس قلمی جہاد میں حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیے۔اب میں مضمون نویسی کے فن کے حوالے سے بات کروں گی۔کہ کسطرح ہم اپنی تحریر کو نفع بخش اور خوبصورت بنا سکتے ہیں۔

ایک بات ہمیشہ مدِّنظر رکھنی چاہیے کہ صرف وہی تحریریں زندہ جاوید ہوتی ہیں۔جن میں صرف فصاحت اور بلاغت کا اعجاز ہی نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت وتائید بھی شامل حال ہوتی ہیں۔اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے جو دعا کا سہارا لیتا ہے۔کیونکہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے:وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡٓ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ط ’’اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا‘۔ (المومن ۶۱)ازترجمہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

اس لیے اگر ہم کسی موضوع پہ ایک مضمون یا تقریر لکھنا چاہتے ہیں تو بہتر ہے کہ اسے شروع کرنے سے قبل دو نفل ادا کیے جائیں اور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم پر اپنا فضل کرتے ہوئے مضمون کا اصل متن ہم پر واضح کر دے۔اس کی مثال میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابیؓ کی روایت کے بیان سے دینا چاہوں گی کہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ اپنی کتاب ’’سیرت المہدی‘‘ میں رقم کرتے ہیں’’میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور علیہ اسلام نے فرمایا کہ ’’ضرورت امام پر مضمون لکھو(جماعت ابھی تھوڑی تھی)اکثر احباب نے جو

Vol.15 Monthly Khadija Germany Issue-1.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 069-50688600, Telefax:0611-2042660, E-mail: li.ishaat@ahmadiyya.de

خواندہ تھے مضمون لکھے۔ میں نے بھی لکھا جب مضامین جمع ہو گئے تو بعدش حضور علیہ اسلام شام وعشاء کے درمیان سنا کرتے تھے جس روز میرا مضمون پڑھا گیا میں وہاں موجود نہ تھا۔ مولوی قطب الدین صاحب طبیب قادیان نے مجھ سے کہا کہ تمہارے مضمون کو سن کر حضرت صاحبؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ" ہے تو وہ جاٹ جیسا لیکن مضمون بہت اچھا لکھا ہے" مجھے یاد ہے کہ تحریر مضمون کے وقت مجھے دعا کی توفیق مل گئی تھی ورنہ علمی خوبی مجھ میں کوئی نہ تھی نہ اب ہے۔ الحمدللہ۔ (سیرت المہدی جلد دوئم حصہ پنجم روایت نمبر 1292)

اور کوشش کریں کہ جب ہم لکھنے بیٹھیں تو ہمارا ذہن باقی باتوں سے مبرا ہو نیز مکمل سکون اور یکسوئی ہمیں میسر ہو۔ ہمارا بہترین اخلاق وکردار بھی ہماری تحریر کو لازوال بنا سکتا ہے۔ کیونکہ جب مضمون نگار کی تحریر اسکے کردار کی تائید کرتی ہو تو اسکے الفاظ میں جان پڑ جاتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان کی گفتگو اسکی شخصیت کی عکاس ہوتی ہے، اور اسکی گفتگو کے منفی یا مثبت اثرات دوسرے انسان کے دل پر اثر کرتے ہیں۔ اسلیئے قرآنِ کریم کہتا ہے :

"اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو" (سورۃ النحل آیت ۱۲۶ ترجمہ از خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

پھر ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے: "نہ اچھائی برائی کے برابر ہو سکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے برابر، ایسی چیز سے دفاع کر جو بہترین ہو" (حم سجدہ آیت نمبر ۳۵ ترجمہ از خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

اسلیئے اس نکتہ کو پیشِ نظر رکھیں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری تحریر مؤثر ہو تو ہمارے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی مثال میں مربی اعظم اور انسانِ کامل ﷺ کے اسوہ مبارکہ سے دینا چاہوں گی۔ آپ ﷺ وہ انسانِ کامل تھے جن کے اخلاق واطوار کی گواہی خود قرآنِ کریم میں موجود ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: "کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق اور اطوارِ زندگی قرآن کریم کے عین مطابق تھے"۔
(مستدرک للحاکم تفسیر سورۃ المومنون جلد نمبر 2 صفحہ 392، دلائل النبوۃ للبیھقی باب الذکر اخبار رویت فی شمائلہ واخلاقہ جلد نمبر 1 صفحہ 309 از حدیقۃ الصالحین صفحہ 50 حدیث نمبر 26)

آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے آپ ﷺ نے زندگی کے ہر پہلو کو بہت نمایاں کر کے ہمارے سامنے اپنے قول وعمل سے ثابت کیا۔ اسلیئے علم اور اسکے حصول کے ذرائع کی جانب عمومی نصیحت کرتے ہوئے آپ ﷺ فرماتے ہیں: "جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے، اسکو دین کی سمجھ دے دیتا ہے" (بخاری باب العلم۔ از حدیقۃ الصالحین صفحہ نمبر 205 حدیث نمبر 129)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:۔ حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا گو ہو، صدقۂ جاریہ جس کا ثواب اس کو پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اس کے بعد والے عمل کرتے رہیں"۔ (ابنِ ماجہ باب ثواب معلم الناس۔ از حدیقۃ الصالحین صفحہ نمبر 209۔ حدیث نمبر 136) یہاں پر علم سے مراد ہر طرح کا علم ہے۔

دور حاضر میں اگر دیکھا جائے تو بظاہر حضرت مسیح موعودؑ کے پاس کوئی دنیوی علم نہ تھا مگر خدا تعالیٰ نے آپؑ کو سلطان القلم بنایا، آپؑ نے جو کتابیں لکھیں وہ معجزانہ رنگ میں لکھیں اور آپؑ کو قرآن کا فہم عطا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید سے سچی محبت کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کے تم نے کسی سے نہ کیا ہو"۔ (روحانی خزائن مطبوعہ لندن 2008ء جلد نمبر 19 کشتیِ نوح صفحہ نمبر 26)

بقیہ حصّہ اگلے شمارے میں۔

انذار و تبشیر

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنیکے دن
زلزلہ کیا اِس جہاں سے کُوچ کر جانے کے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مُجھ سے پُوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اس کا مُوجب میرے جھٹلانے کے دِن

وُہ چمک دکھلائے گا اپنے نِشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

طالبو! تُم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اُس مِرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

وُہ گھڑی آتی ہے جب عیسٰیؑ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

اے مِرے پیارے! یہی میری دُعا ہے روز وشب
گود میں تیری ہوں ہم اس خُونِ دِل کھانے کے دن

کرمِ خاکی ہوں مِرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اِس آگ برسانے کے دن

اے مِرے یارِ یگانہ! اے مری جاں کی پناہ!
کر وُہ دِن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دِن

پھر بہارِ دیں کو دِکھلا اے مِرے پیارے قدیر!
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

دِن چڑھا ہے دُشمنانِ دِیں کا ہم پر رات ہے
اے مِرے سُورج دکھا اِس دیں کے چمکانے کے دن

دِل گھٹا جاتا ہے ہر دم جاں بھی ہے زیر و زبر
اِک نظر فرما کہ جلد آئیں ترِے آنے کے دن

کُچھ خبر ہے تیرے کُوچہ میں یہ کِس کا شور ہے
کیا مِرے دِلدار تُو آئے گا مرجانے کے دِن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمِرے اَے ناخُدا
آگئے اِس باغ پر اے یار مُرجھانے کے دِن

اِک نشاں دِکھلا کہ اب دیں ہوگیا ہے بے نشاں
دل چلا ہے ہاتھ سے لا جلد ٹھہرانے کے دِن

میرے دِل کی آگ نے آخر دِکھایا کچھ اثر
آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دن

چاند اور سُورج نے دکھلائے ہیں دو داغِ کسوف
پھر زمیں بھی ہو گئی بے تاب تھرّانے کے دن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اِس زمیں پر اُس کے چلّانے کے دن

دوستو اُس یار نے دِیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن

دیں کی نُصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اَب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وُہ راگ جِس کو آسماں گاتا نہیں
اَب تو ہیں اَے دِل کے اَندھو دیں کے گُن گانے کے دن

خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بُغض وکیں سے وقت
اَب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو! یہ پچھتانے کے دن

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ چند اشعار از درثمین

بقیہ حصّہ رپورٹ۔ از صفحہ 2۔

میں تمام حلقہ جات کی ممبرات، صدرات حلقہ وسٹی عاملہ ممبرات نے سارا سارا دن اور بہت سی ممبرات نے ڈبل ڈیوٹیاں بھی ادا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ مہمانوں کی حضرت آپا جان کے ساتھ ملاقات کروانے میں مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی ہدایت پر نیشنل عاملہ ممبرات نے ڈیوٹی ذمہ داری سے ادا کی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ کے اگلے دن نومبائعین و بیرون از جرمنی مہمانوں کی حضور اقدس ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ جس میں مختلف ملکوں کے وفود شامل تھے۔ الحمدللہ تمام کام بخوبی انجام پائے۔

خاکساران تمام ممبرات کی بے حد مشکور وممنون ہے جنہوں نے جلسہ گاہ اور بیت السبوح میں ڈیوٹی انجام دی۔ خدا تعالی ان تمام ممبرات وناصرات کو خدمت دین بجالانے پر اپنے فضلوں سے اجر عظیم عطا فرمائے اور ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کی وارث بنیں جو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمت دین بجالانے والوں کے لیے فرمائی ہیں۔ آمین۔ ۴ جون کو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت آپا جان صاحبہ بیت السبوح سے روانہ ہونے کیلئے جب صحن میں تشریف لائے تو احباب جماعت ولجنہ کی ایک بڑی تعداد پیارے آقا کو الوداع کہنے بیت السبوح کے احاطے میں جمع تھی۔ بچیوں نے الوداعی دعاؤں کا ورد جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ باہر تشریف لائے سب طرف نظر شفقت ڈالی، دعا کروائی الوداعی ہاتھ ہلایا اور قافلے کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ ایک دم سے بیت السبوح کی فضا اداس ہوگئی اتنے خوبصورت اور پر رونق دنوں کے بعد ہمارے دل حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جانے سے اداس ہیں مگر ہم سب بے تابی سے نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ وخدام الاحمدیہ جرمنی کے موقع پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت آپا جان صاحبہ کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ محبت و پیار اور روحانی تعلّق ایسا رشتہ ہے جو خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اس میں کسی انسان کا دخل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ پیارے آقا کا آنا بھی مبارک کرے اور قیام بھی مبارک صد مبارک ہو۔ خدا تعالی ہمارے پیارے آقا کو صحت وسلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے اور روح القدوس کے سائے میں اپنی حفاظت خاص میں رکھے پیارے آقا کو اسلام واحمدیت کا پیغام اکناف عالم میں خود بنفس مطہر پہنچاتے ہوئے غیب سے انہیں تائیدات الہیہ وبشارات خداوندی سے معمور فرماتا چلا جائے اور ہم سب ان بشارات اور روشن دنوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں جو اس دین کے چار دانگ عالم میں پھیلنے کی منادی کرتی ہیں۔
آمین اللھم آمین

دعاؤں کی درخواست کے ساتھ۔ خاکسار صفیہ چیمہ سٹی صدر فرینکفرٹ